فکرونظر، جلد ۲۳، شمارہ ۳ (۱۹۸٦ء)، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، پاکستان .

نقد و تبصرہ

۱ ۔ جام طہور ، ضخامت ۲٦۲ صفحات ، قیمت : قسم اول، ۳۰ روپے ۔ قسم دوم، ۳۰ روپے

۲ ۔ صبح صادق ، ضخامت صفحات ، قیمت : قسم اول، ۳۰ روپے قسم دوم ، ۲۰ روپے

از

جناب عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر : رحمانیہ دارالکتب ، امین پور بازار ، فیصل آباد ،

دونوں دیوان مجلد ، پلاسٹک کا گرد پوش ، کاغذ کتابت طباعت عمدہ ۔

کسی دور میں شاعری کے مقاصد محدود سمجھے جاتے تھے ۔ لیکن شاعری ایسی قوت ہے جو خود اپنے لئے حدود بڑھاتی رہتی ہے ۔ شاعری حالات و حوادث سے پیدا شدہ قلبی واردات کی ترجمانی ہوتی ہے ، اور جب تک دما دم صدائے کن فیکون جاری ہے شاعری بھی اس سے غیر جانبدار نہیں رہ سکے گی ۔ اگر ایک آدمی دل میں درد محسوس کرتا ہے تو وہ جس قسم کا بھی ہو اس کے اظہار کے لئے سب سے موزوں و مناسب وسیلہ اظہار شاعری ھی ہو سکتی ہے ، دل کے درد کو نہ آرٹسٹ اپنی تصویر میں سمو سکتا ہے نہ مصور، یہ شاعر کا حصہ ہے اور وھی اس میدان کا شہسوار ہے ۔

تصور کیجئے اس دل کا جو قوم کے سرمایہ حیات یعنی دین کے لٹ جانے پر تڑپ رھا ہو ، جسے قوم کے کردار میں اخلاق اور خوف

خدا کا کھوج نہ مل رہا ہو ، جو اپنی قوم کو جہنم کی طرف مستانہ وار جاتے دیکھ کر بےچین ہو ، جسے معاشرتی خرابیوں کے نظارے خون کے آنسو رلاتے ہوں۔ جو انسان کو انسان پر زیادتیاں کرتے دیکھ رہا ہو ، ناپائیدار اسباب عشرت میں ڈوبتا دیکھ رہا ہو ، پھر جب وہ دل ایسا دل ہو جو دین کی تعلیم سے مزین ہو اور اس کو شاعری کی طاقت کے ذریعہ عوام کے دلوں کو کھٹکھٹانا بھی آتا ہو تو یہ دل ان دو دیوانوں کا خالق بن کر معاشرہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھا لیتا ہے۔

ان دو دیوانوں کی وسعتوں میں آپ کو توحید ، رسالت ، دُنیا کی بےثباتی فکر عقبیٰ و آخرت ، یاد خدا ، ذکر موت و عذاب قبر ، ثواب آخرت و مکافات عمل ، الغرض وہ سب عناصر جو معاشرہ کو ناہمواریوں اور بےاعتدالیوں سے پاک صاف کر کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا داعی بنا دیں پوری آب و تاب اور قوت و شوکت کے ساتھ بتکرار بیان ہوئے ہیں ۔

کون انکار کر سکتا ہے کہ فرد و قوم کی حیات کا دارومدار اخلاق پر ہے۔ اسلام مکارم اخلاق کی تکمیل کا نام ہے اور یہ کہ ہماری قوم شدت سے اسی متاع گم گشتہ کی محتاج ہے۔جناب عاجز صاحب نے اپنے شعر سے یہ مقدس فریضہ انجام دیا ہے کہ اپنی قوم کو اخلاق کی دعوت دیں ، اگر آپ کی شاعری سے یہ مقصد پورا ہو جائے تو اس کے سوا کچھ نہیں چاہئیے ۔

عبدالرحمن طاہر سورتی

●●●